تحفۂ آئینہ

المعروف بہ

پردہ اور حقوقِ زوجین

از

مولانا محمد کمال الدین صاحب (انڈیا)

اسلام میں خواتین کی شرعی حیثیت
نکاح کے آداب — پردہ کی ضرورت
شادی کی حقیقت اور اس کا اسلامی طریقہ
نصیحت آموز حکایات سے بھرپور دلچسپ کتاب!

ناشر

مکتبۃ العلم

۱۸-اردو بازار ○ لاہور ○ پاکستان
7231788-7211788

جتنے انسان رب العالمین کو پیدا کرنا منظور ہیں وہ ہر حالت میں پیدا ہو کر رہیں گے' ا
کو کوئی روکنے والا نہیں (بخاری و مسلم)

حدیث : حضرت ابو سعید خدری ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے
فرمایا "جو شخص عیال کے خوف سے نکاح ترک کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے' وہ ہم
میں سے نہیں ہے"
"من ترک النکاح مخافة العیال فلیس منافلیس منا"۔ (ابو منصور
دیلمی)

اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ عزل کرنے والا بھی اس وعید کا مستحق ہے
کیونکہ اس میں بھی عیال کا خوف پایا جاتا ہے' اور عزل کرنے والوں کو یہ بھی تخیل
رہتا ہے کہ معاشی خستہ حالی سے بچے اور کھانے اور زندگی کے دیگر خرچہ اٹھانے والے
کم ہوں' جبکہ یہ خیال قطعی صحیح نہیں ہے کیونکہ رزق کا مالک رحمٰن ہے نہ کہ انسان
کھلانے والا' پالنے والا' زندگی میں چین و سکون دینے والا خدا ہے نہ کہ بندہ' مسلمان
کے لئے بہتری اسی میں ہے کہ نہ اولاد کی پیدائش پر غمگین ہو نہ اولاد سے محرومی پر
اور نہ لڑکے کی پیدائش پر متفکر ہو اور نہ لڑکی کی پیدائش پر' انسان کو کیا خبر ہے کہ دنیا
و عقبیٰ کے لحاظ سے اس کے حق میں کس چیز میں بہتری ہے' اور قدرت کی حکمت
مصلحت کس میں کیا ہے' اس لئے اس ناپاک نطفہ سے پیدا شدہ انسان کی شان صرف
یہی ہے کہ وہ ہر آن راضی برضا رہے' اس کو نظیر اکبر آبادی نے ان الفاظ میں کہا۔

بندے کے قلم ہاتھ میں ہوتا تو غضب تھا
صد شکر کہ ہے کاتب تقدیر کوئی اور

حدیث : مسند احمد میں ہے کہ ایک مرتبہ صحابہ ؓ نے رسول اللہ ﷺ سے
عزل کے متعلق سوال کیا (یعنی ہر وقت نطفہ کو باہر ڈال دینے کے بارے میں) تو آپ
ﷺ نے فرمایا "ذاک الواد الخفی" یعنی یہ پوشیدہ طور پر زندہ گاڑ دینا ہے اس کے بعد
آپ ﷺ نے قرآن کی یہ آیت تلاوت فرمائی: "واذالمووٗدة سئلت" (آیت ۸ پ

۳۷)اور جب زندہ گاڑی ہوئی لڑکی سے پوچھا جائے گا کہ وہ کس گناہ پر قتل کی گئی تھی؟ (اس آیت کے انداز بیان میں ایسی شدید غضبناکی پائی جاتی ہے جس سے زیادہ سخت غضبناکی کا تصور نہیں کیا جا سکتا۔ اولاد کو زندہ برباد کرنے اور ہلاک کرنے والے ماں باپ خدا تعالیٰ کی نگاہ میں ایسے قابل نفرت ہوں گے کہ حساب کے روزان کو مخاطب کر کے یہ نہ پوچھا جائے گا کہ تم نے اس معصوم کو کیوں قتل کیا' بلکہ ان سے نگاہ پھیر کر معصوم ہلاک شدہ اولاد سے پوچھا جائے گا کہ تو آخر کس قصور میں ماری گئی؟) (مسلم و تفسیر مظہری جلد ۱۴ ص ۳۱۷ و تفسیر ابن کثیر جلد ۵ ص ۲۲ پ ۳۰)

حدیث : حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے آنحضرت ﷺ سے عرض کی کہ یارسول اللہ ﷺ ! میں عزل کرنا چاہتا ہوں اگر آپ اجازت دیں' تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا آخر ایسا کیوں کرتے ہو؟ یہ یاد رکھنا ہر پیدا ہونے والی جان کو اللہ تعالیٰ ضرور پیدا کرے گا' اللہ تعالیٰ نے جس روح کا پیدا ہونا مقرر کر دیا ہے' وہ ضرور پیدا ہو کر رہے گی' اس لئے عزل کا طریقہ اختیار کر کے کسی کی پیدائش کو روکنے کا خیال عبث ہے۔ (الحدیث سنن ابوداؤد جلد نمبر ا ص نمبر ۴۱۷ حدیث ۲۰۳۰ وابن ماجہ شریف)

محترم! عزل پر عمل کرنے والا اس غلام کی طرح ہے جس نے اپنے آقا کے حکم کی نافرمانی کی' آقا نے جس کام کو کرنے کے لئے کہا اس نے اس سے اعراض کیا اور قدرت کے باوجود کھیتی میں پانی نہ ڈالا اور اس کی حکمت سے سرتابی کی جرات کی اور فطرت کے مقصود کی خلاف ورزی کی اور تخلیق کے نظام کو برباد کرنے کی کوشش کی۔

واضح ہو کہ بچہ رحم میں نطفہ پڑنے سے تخلیق پاتا ہے' تنہا مرد کی منی سے بچہ پیدا نہیں ہوتا' بلکہ مرد اور عورت دونوں کی منی سے مل کر بچہ بنتا ہے' بچہ بننے کے بظاہر چار سبب ہیں (۱) نکاح کرنا (۲) صحبت کرنا (۳) انزال تک توقف کرنا (۴) انزال کے بعد حمل قرار پانا' بچہ پیدا ہونے کے بظاہر یہ چار اسباب ہیں' ان میں سے بعض اسباب بعض دوسرے اسباب کی بہ نسبت زیادہ قریب ہیں' اگر دیکھا جائے تو چوتھے

Marfat.com

سبب سے رکنا ایسا ہی ہے جیسے تیسرے سبب سے رکنا ایسا ہی ہے جیسے دوسرے یا پہلے سبب سے رکنا' اسباب کے درجے میں یہ سب امور برابر ہیں' اگر تارک نکاح کو تارک سنت کہا جا سکتا ہے' تو پھر عزل کرنے والے کو تارک سنت کیوں نہیں کہا جائے گا؟

قول : بعض بزرگان دین کا قول ہے کہ جماع میں انزال کے وقت آلہ تناسل کو حمل ٹھہر جانے کے خوف سے باہر نکال لینا گویا اولاد کو زندہ درگور کرنے کے مترادف ہے۔ (حوالہ احیاء .جلد نمبر ۲ قسط نمبر ۱ ص ۶۰)

خلاصہ کلام یہ ہے کہ عزل نہ کرنے والا اور کھیتی میں پانی ڈال دینے والا اس امر کی تکمیل میں مصروف ہے جو باری تعالیٰ کو پسند ہے اور عزل کرنے والا اور نطفہ کو باہر ڈالنے والا اس چیز کو ضائع کر رہا ہے جس کا ضائع کرنا نہ خدا کو پسند ہے نہ رسول خدا کو' اللہ تعالیٰ کو اپنے بندوں کی جانوں کا اتلاف اور ضائع ہونا پسند نہیں ہے' اور نہ حضور ﷺ کو اپنے امتیوں کی کمی پسند ہے' اس لئے آپ ﷺ نے فرمایا کہ "تم لوگ نکاح کرو اور اولاد بڑھاؤ اس موضوع پر کچھ تفصیلی گفتگو راقم الحروف اس بیان سے پہلے کر کے آیا ہے' ملاحظہ ہو' چوتھی صفت بانجھ کا نہ ہونا غرض پہلے کی عورت اولاد کو اللہ کی نعمت اور اس کا فضل سمجھتی تھی' اور آج کی عورت اولاد کو بوجھ' زحمت اور گلا گھونٹ کر مار ڈالنے کی چیز سمجھتی ہے' لہٰذا وہ گولیاں کھا کر' حمل گرا کر آپریشن کروا کر اس مصیبت ہی سے ہمیشہ کے لئے چھٹکارا پانے کی کوشش کر رہی ہے یعنی مختصر الفاظ میں یوں سمجھ لیجئے کہ آج کی عورت جسے قوم کی ماں کہا جاتا تھا وہ قوم کی قاتل اور قوم کی جڑیں کاٹنے والی بن گئی ہے۔

یہ بات یاد رہے کہ شریعت اسلام میں نکاح کا مقصد صرف دفع شہوت نہیں بلکہ افزائش نسل بھی ہے' اگر نکاح محض دفع شہوت کے لئے ہوتا تو مشہور صحابی رسول حضرت معاذ ابن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ' مرض طاعون میں مبتلا ہونے کے باوجود بھی یہ نہ فرماتے کہ میرا نکاح کر دو' میں باری تعالیٰ کے حضور مجرد (تنہا) نہیں جانا چاہتا' واقعہ یہ ہوا کہ حضرت معاذ ابن جبل رضی اللہ عنہ کی دو بیویاں تھیں' طاعون کی وبا میں دونوں کا انتقال

ہو گیا' خود بھی اس وبائی مرض میں جتلا تھے' مگر پھر بھی اپنے عزیزوں سے فرمایا کہ میری شادی کر دو' مجھے یہ اچھا معلوم نہیں ہوتا کہ باری تعالیٰ کے سامنے میری پیش تجرو (تنہائی) کی حالت میں ہو' یہ اثر نفس نکاح کی فضیلت پر بھی دلالت کرتا ہے اور افزائش نسل پر بھی۔

واقعہ : ایک بہت بڑے عظیم المرتبت بزرگ کا قصہ ہے کہ لوگ ان سے نکاح کرنے کے لئے کہا کرتے تھے' اور وہ بزرگ ہر دفعہ انکار کر دیا کرتے تھے' ایک روز وہ رات تہجد کے وقت سو کر اٹھے اور تہجد کی نماز اور فجر کی نماز اور وظیفہ وغیرہ سے فارغ ہونے کے بعد لوگوں سے کہنے لگے کہ میرا نکاح کر دو' دوست احباب نے نکاح کر دیا اور بعد میں ارادہ تبدیل ہونے کی وجہ دریافت کی' بزرگ نے فرمایا اب میں اتنی جلدی شادی کرنے پر یوں آمادہ ہوا ہوں کہ شاید اللہ تعالیٰ مجھے اولاد سے نوازے اور وہ آخرت میں میرے کام آئے' اور حقیقت یہ ہے کہ آج میں نے خواب میں قیامت کا منظر دیکھا کہ لوگوں کے ساتھ میں بھی میدان حشر میں کھڑا ہوا ہوں' پیاس اور دیگر تکلیف کی وجہ سے سب لوگ سخت مضطرب اور بے چین ہیں' اسی اثناء میں میں نے ایک عجیب بات دیکھی کہ کچھ بچے صفوں کو چیرتے ہوئے ادھر سے ادھر پھر رہے ہیں' ان کے کاندھوں پر نورانی چادریں پڑی ہوئی ہیں اور ہاتھوں میں چاندی کے جگ اور سونے کے گلاس ہیں' اور بچے ایک ایک شخص کو پانی پلا کر چین دیتے رہے ہیں' اور کچھ لوگوں کو چھوڑتے ہوئے آگے بڑھ جاتے ہیں' میں نے بے چین ہو کر خود ایک بچے سے پانی طلب کیا' تو وہ کہنے لگا کہ ہم میں تمہارا کوئی بچہ نہیں ہے' ہم تو اپنے ماں باپ کو پانی پلا رہے ہیں میں نے پوچھا تم کون ہو؟ اس بچہ نے جواب دیا ہم سب مسلمانوں کے بچے ہیں' ہمیں صغیر سنی میں اٹھا لیا تھا۔ (احیاء جلد نمبر ۲ قسط نمبر ا صفحہ نمبر ۶۵)

حدیث : حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کے تین نابالغ بچے مر جائیں اللہ تعالیٰ ان بچوں پر اپنی رحمت

کے صدقے میں اس شخص کو جنت میں داخل کر دے گا' عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ ! اور دو بچوں کے متعلق آپ کا کیا حکم ہے؟ فرمایا دو بچوں کا حکم بھی یہی ہے۔

"من مات له ثلثه لم يبلغو الحنث ادخله الله الجنة بفضل رحمته اياهم قيل يارسول الله! واثنان قال رسول الله صلى الله عليه وسلم واثنان"

(بخاری و مسند احمد و احیاء جلد ۲ ص ۶۵)

حدیث : ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص کی تین بیٹیاں ہوں اور وہ ان کا خرچ اٹھائے اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کرے' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اسے ان لڑکیوں کی فکر (یعنی شادی وغیرہ) سے آزاد کر دے تو اللہ تعالیٰ یقینی طور پر اس کے لئے جنت واجب کر دیں گے مگر شرط یہ ہے کہ وہ شخص کوئی ایسے گناہ کا ارتکاب نہ کرے جو ناقابل معافی ہے (مثلاً شرک وغیرہ)

"من كان له ثلاث بنات فانفق عليهن واحسن اليهن حتى يغنيهن الله عنه اوجب الله له الجنة البتته الا ان يعمل عملا لا يغفر له" (الحدیث ترمذی و ابوداؤد)

دوسری ایک روایت میں تھوڑا سا فرق کے ساتھ یوں آیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص کی دو بیٹیاں یا دو بہنیں ہوں اور وہ ان کے ساتھ نیک سلوک (اس وقت تک) کرتا رہے (جب تک وہ اس کے پاس رہیں یعنی شادی تک) تو قیامت کے روز جنت میں میں اور وہ شخص ان دو انگلیوں کی طرح قریب ہوں گے (اس جگہ پر حضور ﷺ نے اپنے دونوں انگلیوں کو ملا کر فرمایا)

"من عالى جاريتين اواختان فاحسن اليها ماصحبتاه كنت انا وهو فى الجنته كهاتين"۔ (الحدیث ترمذی و مسلم)

حدیث : حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جب بندے کے گناہ زیادہ ہو جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اسے اولاد کی فکر (بچوں کی پرورش' تربیت' اور پیٹ کے لئے محنت و مشقت) میں مبتلا کر دیتا ہے تا

Marfat.com

کہ گناہوں کا کفارہ ہو جائے۔

"اذا کثرت ذنوب العبد ابتلاہ اللہ بھم العیال لیکفرھا"۔ (الحدیث مسند احمد واحیاء جلد ۲ ص ۷۸)

محترم ان روایات کا حاصل بھی یہی ہے کہ ایک مسلمان کے لئے شادی کرنا نہایت ہی ضروری ہے' اور شادی کے بعد عزل کا نہ کرنا زیادہ مناسب ہے اس لئے کہ اگر عزل پر عمل کیا جائے تو بچہ سے محروم رہے' اور اولاد سے محروم رہنا یہ اپنے لئے بہت بڑی ہلاکت ہے' علاوہ اس کے بچہ کے پیدائش کے اسباب کو روکنا یہ گناہ سے خالی نہیں۔

مسئلہ : واضح ہو کہ کوئی ایسی صورت اختیار کرنا اسلام میں جائز نہیں جس سے حمل قرار نہ پائے' جیسے آج کل دنیا میں ضبط تولید کے نام سے اس کی سینکڑوں صورتیں رائج ہو گئی ہیں' یہ بھی خفیہ طور پر بچہ کو زندہ درگور کر دینے کے حکم میں ہے اور اس کی بڑی سخت سزا ہو گی۔ (حوالہ تفسیر مظہری جلد ۱۴ ص ۳۱۸ و تفسیر معارف القرآن جلد ۸ ص ۶۸۳)

آج کل حمل کو روکنے کے لئے جو چیز کھلے عام چل رہی ہے اور آج ۸۰ فیصد لوگ اس میں مبتلا ہیں' یہ انتہائی غیر انسانی طریقہ ہے' ایسا کرنے والا نہ رحمن کا بندہ ہے نہ انسان' بلکہ شیطان کا چیلا ہے' بچہ کی پیدائش یہ ایک قدرتی عمل ہے' اس قدرتی عمل میں اس ناپاک نطفے سے بنے ہوئے انسان کا دخل سراسر باغیانہ عمل ہے' جو بندگی کے بالکل خلاف ہے' اس قدرتی معاملے کو اگر کسی نے کنٹرول کرنے کی کوشش کی تو حساب کے روز الٰہی عذاب کو کنٹرول کرنا اس کے لئے ناممکن ہو جائے گا' اگر کسی نے یہاں اپنے کو خدا کی نافرمانی سے کنٹرول کرلیا تو عدالت خداوندی میں اس کے لئے کامیابی ممکن ہو جائے گی۔

آج کے ماڈرن دور کا وہ ہوس پرور ڈاکٹر جو پیسے کی لالچ میں یہ کام کرتا ہے' وہ شوہر جو اولاد کو بوجھ اور وبال سمجھ کر نسل انسانی کو بند کرنے والی تدبیروں پر عمل کرتا

ہے' اور وہ خاتون جو خاموشی اور خوشی سے اس کام کے لئے خود کو پیش کرتی ہے' صرف شریعت کی نہیں بلکہ انسانیت کی بھی دشمن ہے۔

یاد رہے کہ بچے کی پیدائش یہ انسان کی مرضی پر نہیں بلکہ مالک کائنات خدا تعالیٰ کی مرضی پر موقوف ہے' وہ مالک و مختار ہے' جس کو چاہے دے اور جسے چاہے محروم کرے' جدید سائنسی ترقی ایجادات اور سہولت کے نام پر انسان کا قدرتی اور فطری معاملات میں ٹانگ اڑانا سخت تباہ کن غلطی ہو گی' اللہ تعالیٰ نے انسان کو عقل و شعور اور مادی ہنر و طاقت' خدا کو پہنچاننے کے لئے دی ہے نہ کہ خدا سے دشمنی اور خدا تعالیٰ کے مقابلہ کیلئے۔

حدیث : ایک حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنی منکوحہ سے صحبت کرنے میں عزل نہ کرے گا اور نطفہ کھیت میں ڈال دے گا تو اولاد پیدا ہو یا نہ ہو اس کے نامہ اعمال میں ایسے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب لکھ دیا جاتا ہے جو غلام راہ خدا میں جنگ کرے حتی کہ کفار اسے شہید کر ڈالیں' اور یہ ثواب اسے اس واسطے ہے کہ جو کام اس کے ذمہ تھا اس نے اس میں نافرمانی نہیں کی۔ کیمیائے سعادت ص ۵۷۴)

بعض صحابہؓ کے گھر میں تین تین چار چار بیویاں تھیں دو بیویاں تو بے شمار صحابہ رضی اللہ عنہم کے یہاں تھیں' لیکن وہ حقوق سے اچھی طرح واقف بھی تھے اور اس پر عمل پیرا بھی' کسی صحابی نے کسی ایک کو ترجیح نہ دی' اور ان صحابی رسول ﷺ کا یہ عمل صرف افزائش نسل کے لئے تھا' تاکہ حضور ﷺ کی خوشنودی زیادہ سے زیادہ حاصل کر سکیں' اور آج ہم امت رسول ہو کر رسول خدا ﷺ کی خواہش کو خاک آلود کر رہے ہیں' اپنے سے اور اپنے گھر سے سنت رسول ﷺ کا جنازہ نکال رہے ہیں اور ضبط تولید کو دن بدن فروغ دینے میں لگے ہوئے ہیں اور مزید مضحکہ خیز بات یہ ہے کہ پھر اپنے کو عاشق رسول سمجھتے ہیں' مجھے نہیں معلوم ایسے انسانوں کو کس نام سے پکارا جائے جو آئے دن آنحضرت کی سنت اور سیرت کو دفن کرتے ہوئے مغربی تہذیب کی طرف چلے

جارہے ہیں' اور سکھی سنسار' چھوٹا پریوار اور لڑکا ہو یا لڑکی دو ہی میں انحصار کا نعرہ لگا رہے ہیں اور زبان سے یہ کہہ رہے ہیں کہ آج کے انسان کو انسان نہیں چاہئے بلکہ مشین چاہئے اور یہ کہ آبادی کو روکو' انسانوں کا آنا بند کرو' مشین سے کام لو' انسان سے نہیں۔

مسئلہ : بعض ضعیف روایات میں عزل کے متعلق رسول اللہ سے سکوت یا عدم ممانعت منقول ہے' وہ بھی شدید ضرورت کے مواقع کے ساتھ مخصوص ہے مگر فقہائے کرام نے مکروہ بتایا ہے' اور ہمیشہ کے لئے قطع نسل کرنا حرام ہے۔ (عین الہدایہ جلد ۲ و معارف جلد ۸ ص ۶۸۳)

مسئلہ : اس فتنہ اور فساد کے زمانے میں بد کار اولاد ہونے کے خوف سے عام علماء کے نزدیک آزاد عورت کی اجازت کے ساتھ عزل کرنا جائز ہے۔ پھر بھی صحابہ کرامؓ نے مکروہ فرمایا ہے اور قطع نسل ہمیشہ کے لئے کرنا جائز نہیں۔ (حوالہ عین الہدایہ جلد نمبر ۲ ص ۱۰۱ و تفسیر مظہری جلد نمبر ۱۴ ص ۳۱۷ و غنیۃ ص ۱۳۷ و خلاصۃ المسائل ص ۱۱۹ و جامع الرموز)

حدیث : حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہی کہ ایک شخص سرکار دو عالم ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا یارسول اللہ ﷺ ! میری ایک باندی ہے یہ باندی ہماری گھریلو ملازمہ بھی ہے اور ہمارے باغ میں پانی بھی دیتی ہے' میں اس سے صحبت بھی کرتا ہوں اور وہ میری بہت خدمت بھی کرتی ہے' لیکن میری خواہش یہ ہے کہ وہ حاملہ نہ ہو' اور اس سے عزل کی مجھے خواہش ہے' اب آپ جو حکم فرمائیں' یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر تم چاہو تو عزل کرو' مگر ہو گا وہی جو اللہ نے قسمت میں لکھ دیا ہے' جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کچھ عرصے کے بعد وہ شخص دوبارہ آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری باند کو حمل ٹھہر گیا ہے' آپ نے فرمایا اے فلاں میں نے تو پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ جو اللہ نے قسمت میں لکھ دیا ہے وہی ہو گا۔ (الحدیث سنن ابوداؤد جلد ۱ ص ۳۱۷ و ترجمہ مشکوۃ جلد نمبر ۱ ص ۴۷۵ حدیث نمبر ۳۰۵۱ و احیاء جلد ۲ ص ۱۳۳)

Marfat.com

آج کی بعض عورتیں خود کو معزز سمجھتی ہیں اور یہ نہیں چاہتیں کہ ان کے بچے پیدا ہوں' نفاس آئے' دردزہ میں مبتلا ہوں' بچوں کو دودھ پلانا پڑے' ان کی پرورش اور دیکھ بھال کرنی پڑے' اور یہ سوچتی ہیں کہ اگر لڑکیاں پیدا ہوئیں تو ان کی شادی کرنی ہوگی اور پیشانی پر دامادی کا کلنک لگے گا۔

غرض اس طرح کی اور بہت سی باتیں سوچتی ہیں یہ سب باتیں سراسر جہالت اور بدعت ہیں اور یہ انسانیت و شریعت سے دشمنی ہے' ایسا سوچنا نہ کسی مسلمان عورت کی شان ہے اور نہ ہی کسی انسان کو زیبا دیتا ہے۔

محترم! اس بیان کے آخر میں ایک اور اہم بات کی وضاحت کر دینا مناسب سمجھتا ہوں جس کو بالخصوص وہ حضرات غور سے مطالعہ فرمائیں اور ذہن نشین کر لیں' جو آنحضرت ﷺ کی کثرت شادی پر (نعوذ باللہ) یہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ کی خواہشات نفسانی بہت زیادہ بڑھی ہوئی تھیں۔ یہ بات صرف وہی شخص کہہ سکتا ہے جو تعصب میں اندھا ہو کر اس بات کو بھول جاتا ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے پچیس سال کی عمر میں ایسی ایک خاتون سے شادی کی تھی' جن کی عمر اس وقت چالیس سال تھی' اور آنحضرت ﷺ پورے ۲۵ برس تک ان کے ساتھ نہایت ہی خوش گوار ازدواجی زندگی بسر کرتے رہے' پھر جب ان کا انتقال ہو گیا تو آپ ﷺ نے ایک اور سن رسیدہ خاتون حضرت سودہؓ سے نکاح کیا اور پورے چار سال تک تنہا وہی آپ کی بیوی رہیں' اب آخر کون صاحب عقل اور ایماندار آدمی یہ تصور کر سکتا ہے کہ ۵۳ سال کی عمر سے گزر کر یکایک محمد ﷺ کی خواہشات نفسانی بڑھتی چلی گئیں اور آپ ﷺ کو زیادہ سے زیادہ ازواج کی ضرورت پیش آنے لگی؟

یہ بات بخوبی یاد رہے کہ آنحضرت ﷺ نے تمام نکاح یا تو تبلیغی و تعلیمی ضروریات کے لئے کئے' یا اصلاح معاشرہ کے لئے' یا سیاسی و اجتماعی مقاصد کے لئے' نہ یہ کہ بیوی بیمار تھی اس لئے' یا بانجھ تھی اس لئے' یا اولاد نرینہ تھی اس لئے یا کچھ یتیموں کی پرورش کا مسئلہ درپیش تھا اس لئے ان سب محدود شخصی ضروریات سے آنحضرت ﷺ

Marfat.com

بالکل بری تھے' آپ ﷺ کو ان ضروریات کی بو تک نہ تھی' زائد نکاح کی وجہ جن لوگوں نے محض ضروریات کو سمجھ رکھا وہ سب عقل سے سمجھنے کے لئے کورے حق بات سننے کے لئے بہرے' حق گوئی کے لئے گونگے اور حق بینی کے لئے اندھے ہیں' اور دل و دماغ کو گندے تعصبات سے بھر رکھے ہیں۔

واضح ہو کہ آنحضرت ﷺ کی تمام ازواج مطہرات ثیبہ (شادی شدہ عورت) تھیں' سوائے حضرت صدیقہ عائشہؓ کہ وہ باکرہ تھیں' اور حضرت خدیجہؓ اور حضرت زینبؓ کے باقی سب آنحضرت ﷺ کے بعد بھی حیات تھیں۔ ازواج مطہرات کی تعریفیں:

(۱) حضرت خدیجہؓ (۲) حضرت سودہ بنت زمعہؓ (۳) حضرت عائشہؓ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ (۴) حضرت حفصہؓ بنت عمر فاروق رضی اللہ عنہ (۵) حضرت زینبؓ بنت خزیمہ (۶) حضرت ام سلمہؓ بنت سہیل (۷) حضرت زینبؓ بنت جحش (۸) حضرت ام حبیبہؓ بنت ابو سفیان رضی اللہ عنہ (۹) حضرت جویریہؓ بنت حارث (۱۰) حضرت میمونہؓ بنت حارث (۱۱) حضرت صفیہؓ بنت حیی۔

اقوال: حضرت جنید بغدادی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ بزرگ اور مکمل دین دار وہ ہے جو خدا اور رسول خدا کی اس طرح اطاعت کرے کہ ایک ہاتھ میں قرآن ہو اور دوسرے میں حدیث' بس ان ہی دو کو اپنی زندگی میں رکھے' حضرت بایزید بسطامیؒ نے فرمایا کہ جو کچھ میں نے اپنی پوری زندگی میں مشاہدہ کیا اس سے یہ اندازہ ہو گیا کہ جب تک خودی کا ازالہ نہ ہو جائے خدا کا ملنا محال ہے' اور خودی کے ازالہ کا واحد طریقہ اتباع رسول ہے' اور نجات و مغفرت صرف اتباع نبوی سے حاصل ہو سکتی ہے' اور فرمایا جو شخص خود کو بہتر اور اپنی عبادت کو مقبول تصور کرتا ہے اور اپنے کو بدترین لوگوں میں شمار نہیں کرتا اس کا شمار کسی بھی رحمٰن کی جماعت میں نہیں ہوتا' بلکہ شیطان کی جماعت میں ہوتا ہے' خدا ہماری حفاظت فرمائے اور علم کے ساتھ ساتھ عمل بھی کی بھی توفیق عطا فرمائے' کسی نے کیا خوب کہا۔

سر خرد ہوتا ہے انسان ٹھوکریں کھانے کے بعد

Marfat.com

رنگ لاتی ہے حنا پتھر سے پس جانے کے بعد
آج بھی ہو جو ابراہیم کا ایمان پیدا
آگ کر سکتی ہے انداز گلستاں پیدا

بارات اور جہیز کی مذمت

"قال اللہ تعالٰی ان المبذرین کانوا اخوان الشیطین" ○ (القرآن پ ۱۵ سورہ بنی اسرائیل)

اللہ پاک کا ارشاد ہے کہ بیجا اڑانے والے اور فضول خرچی کرنے والے شیطانوں کے بھائی ہیں۔

محترم! آج کل کے مسلمان بارات اور جہیز کے بہت ہی بری طرح شکار ہیں اس موجودہ دور میں کوئی شادی ایسی نہیں جو بارات سے خالی اور بہیز سے پاک ہو' کیا عوام کیا خواص کیا نمازی کیا بے نمازی کیا دیندار کیا دنیا دار غرض آج ۹۹ ننانوے فیصد مسلمانوں کے منہ پر جہیز کا پانی ہے اس لئے راقم سطور نے یہ مناسب خیال کیا کہ بارات و جہیز کے متعلق بھی اختصار کے ساتھ کچھ دین کی روشنی ڈالی جائے' جہاں تک بارات اور جہیز کا مسئلہ ہے یہ دونوں عمل شرع میں محض ایک مباح اور فضول عمل ہے' اس کی کوئی حقیقت شریعت سے نہیں ملتی بلکہ اور ممانعت ملتی ہے' حضور ﷺ کے زمانے میں بھی شادیاں ہوتی تھیں' بہت سی شادیوں کا ذکر تو حدیثوں میں بھی آیا ہے جیسا کہ آپ نے پیچھے ملاحظہ فرمایا ہے مگر ان شادیوں میں بارات اور جہیز کا ذکر کہیں پر نہیں ملتا یہ سب تو بعد کے کچھ نفس پرست مسلمانوں نے اپنی طرف سے جیب بھرنے کے لئے گھڑ لئے ہیں۔

حدیث: ایک دفعہ حضرت عبدالرحمن ابن عوف (جو تمام صحابہ میں سب سے زیادہ مالدار صحابی تھے اور جن کو جنت کی خوشخبری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا ہی میں دیدی تھی) کے ہاتھوں پر رسول اللہ ﷺ نے کچھ زردی کا نشان دیکھا جو شادی

Marfat.com

تحفۂ عروس

المعروف بہ

پردہ اور حقوقِ زوجین

از

مولانا محمد کمال الدین صاحب (انڈیا)

اسلام میں خواتین کی شرعی حیثیت
نکاح کے آداب — پردہ کی ضرورت
شادی کی حقیقت اور اس کا اسلامی طریقہ
نصیحت آموز حکایات سے بھرپور دلچسپ کتاب!

ناشر

مکتبۃ العلم

۱۸-اردو بازار ○ لاہور ○ پاکستان
7231788-7211788

Marfat.com